اکرام اللہ ساجد

شاید کہ اتر جائے ترے دل میں مری بات

ایک بریلوی پروفیسر معرفت "الفتح" کے نام

ترجمان الحدیث کے پچھلے شمارہ میں ایک مضمون بعنوان "مسلمانانِ پاکستان کیلئے لمحۂ فکریہ" شائع ہوا جسمیں حکومتِ قطر کے ایک حکمنامہ کا تذکرہ اور اس کی تحسین تھی کہ وہاں پختہ قبروں کی تعمیر اور انکی پرستش کو سرکاری طور پر ممنوع قرار دے دیا گیا ہے۔

اس پر جمیعت علمائے پاکستان کے پروفیسر فرید الحق صاحب نے ایک جوابی مضمون بائیں بازو کے مشہور حکومت نواز پرچے "الفتح" میں لکھا جسے بڑی اشتہار بازی اور اہمیت کے ساتھ "الفتح" کے ۲۶ نومبر کے شمارہ میں چھاپا گیا۔

ابتداءً تو ہمیں یہ بات سمجھ نہ آسکی کہ "الفتح" ایسے پرچے کو جو اصلِ دین تک کو ماننے کا روادار نہیں اور جس نے اپنا قبلہ و کعبہ اور مرکزِ ہدایت و رشد مکہ مدینہ کی بجائے ماسکو اور پیکنگ کو بنا رکھا ہے اور جو لینن و ماؤ کے افکار کو اسلام کے بالمقابل بہتر قابلِ عمل اور عصرِ حاضر کے مطابق سمجھتا ہے، قبروں اور عرسوں سے کیا تعلق؟

اور پھر پروفیسر صاحب جو حزبِ اختلاف کی ایک جماعت کے راہنما ہونے کے مدعی اور نظامِ مصطفےٰ کے علمبردار بنے پھرتے ہیں، انہیں نظامِ اشتراکیت اور حزبِ حاکم کے ایک پرچہ سے کیا نسبت؟ کہ انہیں اپنے مسلک کے اظہار اور اس کی مزعومہ مدافعت کے لئے اپنی جماعت کا کوئی رسالہ میسر نہ آیا اور وسیلہ ڈھونڈنا پڑا تو کس کا، اور پناہ ملی تو کہاں؟ — ؎ مرے جرم خانہ خراب کو ترے عفو بندہ نواز میں!

ـــــــــ اور کون جانے انتخابات کے قرب کی برکتیں پروفیسر صاحب کو کس کس کے قریب کرتی اور تقریبِ ملاقات کے کون کون سے طریقے سجھاتی ہیں ؟

کوئی بتلائے کہ ہم بتلائیں کیا ـــ ؟

ثانیاً ہم نے یہ محاورہ تو بڑی مدت سے سن رکھا تھا کہ " دور کے ڈھول سہانے " لیکن اس کی معنویت ہمیں پروفیسر صاحب کا مضمون پڑھنے کے بعد معلوم ہوئی ، ہم سمجھتے تھے کہ پروفیسر صاحب علمائے پاکستان کے ناطے کوئی پڑھے لکھے بزرگ عالم دین ہونگے لیکن معلوم ہوا ، وہ تو نرے "پروفیسر" ہیں ۔ انہیں نہ مسائل دین کا کچھ علم ہے نہ اپنے ماضی کا ، نہ اپنی تاریخ اور نہ ہی ہماری تاریخ سے انہیں واقفیت ہے ۔ وہ تو اس بات سے خوش ہیں ، بلکہ خوشی میں مدہوش ، کہ " الفتح " میں ان کا مضمون چھپے ، تعلقات میں استواری اور کوچۂ رقیب میں بارآوری ہو اور بس ـــــــــ

اپنی بلا سے بوم بسے یا ہمار رہے !

پروفیسر صاحب نے اپنے پورے مضمون میں نہ قرآنِ حکیم کی کوئی آیت پیش کی ہے نہ رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی کوئی ، باقاعدہ ، حدیث ـــ نہ کسی امام کا کوئی قول جو ان کے موقف کی حمایت و تائید کر سکے ، بلکہ اس کے برعکس طعن و تشنیع اور الزام و اتہام کا ایک سلسلہ ، اور وہ بھی ایسے کہ خود انہی پر چسپاں ہو ۔ ملاحظہ کیجئے ، رقمطراز ہیں :

"ہند و پاک کے مسلمانوں میں افتراق پیدا کرنے کا بیڑا انگریزوں نے مسلمانوں سے حکومت چھین کر اٹھایا ، مسلمان حاکم تھے ، ان کے زور کو توڑنے کے لئے ضروری تھا کہ ان کی یک جہتی اور خدا پرستی پر ضرب لگائی جائے . . . . .

مسلمانوں میں مختلف فرقوں کی ترویج ہند و پاک میں انیسویں صدی کے اوائل میں شروع ہوئی . . . . (اولیاء اللہ سے) دور کرنے کے لئے شرک و بدعت کے فتووں کا اجراء ہوا آپس میں جنگ و جدل شروع ہو گیا ، انگریزوں کی بن آئی ، دینی فتنے آج تک جاری ہیں جو مسلمانوں میں افتراق کا باعث بنے ہوئے ہیں ۔"

ـــــــــ اور کون نہیں جانتا کہ مسلمانوں کی یک جہتی اور خدا پرستی پر ضرب لگانے کے لئے انگریز نے کس کو آلۂ کار بنایا ، اسلامی ہند میں وہ کون لوگ تھے جنہوں نے انگریز کے خلاف مورچہ لگایا اور وہ کون لوگ تھے جنہوں نے آزادی کے لئے لڑنے والوں کے خلاف فتوے دیئے ، انہیں کافر کہا ، انگریزی فوج میں لڑنے والوں کو اپنی خانقاہی دعاؤں ، برکتوں اور حفاظتی تعویذوں سے نوازا اور شمالی ہند میں اسلامی

ریاست کے قیام کے لئے کوشاں مجاہدین صف شکن شاہ شہید، سید احمد شہید اور ان کے رفقاء کو کافر کہا، انکے خلاف سازشیں کیں اور انہیں ان کے مقاصد طیبہ میں ناکام کیا؟

تاریخ افراد و اقوام کے اعمال کا ریکارڈ ہے اور تاریخ کو یاد ہے کہ فتویٰ بازی کس نے شروع کی اور اسے عروج کس نے بخشا؟ ——— ذرا دیکھئے تو یہ کون اور کس کے آلۂ کار کی عبارت ہے:

"آج کل کے وہابی، رافضی وغیرہ ایسا شخص سب سے مرتد ہے، اس سے جزیہ نہیں لیا جاسکتا، اس کا نکاح کسی مسلم، کافر، مرتد، اس کے ہم مذہب ہوں یا مخالف مذہب، غرض انسان حیوان کسی سے نہیں ہوسکتا، جس سے ہوگا محض زنا ہوگا۔ مرتدوں میں سب سے بدتر منافق ہے، خصوصًا وہابیہ دیوبندیہ!" (احکام شریعت، فتویٰ جناب احمد رضا خاں صاحب "اعلیحضرت" بریلوی)

——— کیوں جناب، یہ کس کے اعلیحضرت ہیں؟

ع الزام ان کو دیتے تھے قصور اپنا نکل آیا

اور: ———————

ع آگے آگے دیکھئے ہوتا ہے کیا

"تمہید ایمان اور حسام الحرمین" میں آپ نے کئی جگہ وہابیوں کو واجب القتل قرار دیا ہے اور ایک وہابی کو قتل کرنا سو کافروں کو قتل کرنے سے افضل قرار دیا ہے۔

صفحہ ۶۸ پر لکھتے ہیں:

"یہودی کا ذبح کیا ہوا جانور حلال ہے، اگر خدا کا نام لے کر ذبح کرے، وہابی دیوبندی وغیرہ کا ذبیحہ نجس اور مردار قطعی ہے، اگرچہ لاکھ بار خدا کا نام لے ——— یہ سب مرتد ہیں"

اس کتاب کے صفحہ ۳، سے ۱۳ تک پورے گیارہ صفحات میں گالیوں کی ایک طویل فہرست مرتب کی ہے۔ "دوزخ کے کتے،" آپ کا تکیہ کلام ہے، صفحہ ۱۲ پر الو، گدھے، سؤر تک کہہ گئے ہیں۔

ملفوظات ج ۱، ص ۹۲ پر اس سوال کے جواب میں کہ "وہابیوں کی بنائی ہوئی مسجد، مسجد ہے یا نہیں؛ فرماتے ہیں:

"کفار کی مسجد مثل گھر کے ہے!"

"فتاویٰ رضویہ" میں لکھتے ہیں:

"وہابی سے مصافحہ کرنے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے!" ——— حالانکہ آپ کے نزدیک حقہ کے

پانی سے وضو جائز ہے !

"الجوابات السنیہ علی زہار السوالات اللیگیہ" میں اولادِ رسول مارہروی لکھتے ہیں :

"جو لوگ ان مقاصد اساسیہ لیگیہ کو سمجھتے ہوئے ممبر بنیں گے وہ خود بدمذہب ہو جائیں گے"! (ص۱۱)

—— گویا اس فتوی کی رو سے برصغیر کے کئی کروڑ مسلمان جنہیں مسلم لیگ کے پلیٹ فارم پر کھڑے ہو کر تحریکِ آزادی میں شمولیت کا اعزاز حاصل ہے، سب کے سب بدمذہب ہیں۔

صفحہ ۱۴ پر لکھتے ہیں :

"لیگ کے مقاصدِ اساسیہ جو صریح محرمات، ضلالات بلکہ منجر کفریات کے ہیں!

اس رسالہ کے صفحہ ۲۹ سے ۳۲ تک جناب ابوالبرکات احمد شاہ صاحب مرکزی انجمن حزب الاحناف لاہور کا فتوی درج ہے کہ :

"لیگ کی حمایت کرنا، اس میں چندے دینا، اس کا ممبر بننا، اس کی اشاعت و تبلیغ کرنا منافقین و مرتدین کی جماعت کو فروغ دینا ہے اور دینِ اسلام کے ساتھ دشمنی کرنا ہے "

"تجانب اہل السنۃ عن اہل الفتنہ" از مولوی محمد طیب صاحب داناپوری قادری، برکاتی میں لکھا گیا :

"مسلم ایجوکیشنل کانفرنس، ندوۃ العلماء، خدام کعبہ، خلافت کمیٹی، جمعیۃ العلمائے ہند، خدام الحرمین، اتحادِ ملت، مجلسِ احرار، مسلم لیگ، اتحاد کانفرنس، مسلم آزاد کانفرنس، نوجوان کانفرنس، غازی فورج، جمعیت تبلیغ اسلام انبالہ، سیرت کمیٹی ضلع لاہور، آل پارٹیز کانفرنس وغیرہ کمیٹیاں انہی کافریوں، نیچریوں نے بنائی ہیں"! (ص۹)

زندہ باد، کسی جماعت کو بھی نہیں چھوڑا —— اب ذرا افراد کی طرف آئیے :

"بحکم شریعت مسٹر جینا (جناح) اپنے عقائد کفریہ، قطعیہ، یقینیہ کی بنا پر قطعاً مرتد اور خارج از اسلام ہے۔ جو شخص اس کو مسلمان جانے یا اسے کافر نہ مانے یا اس کے مرتد ہونے میں شک رکھے یا اس کو کافر کہنے میں توقف (بھی) کرے، وہ بھی کافر مرتد!" (تجانب ص۱۲۲)

"حسن نظامی دہلوی بھی کافر مرتد!" (ص۱۲۲)

"شبلی نعمانی اور الطاف حسین حالی بھی کافر ہے!" (ص۲۸۹)

"ڈاکٹر اقبال نے دہریت و الحاد کا زبردست پروپیگنڈہ کیا ہے " (تجانب ص۳۳۴)

"ڈاکٹر صاحب کی زبان پر شیطان بول رہا ہے " (ص۳۳۴)

"مسلمان اہل سنت خود ہی انصاف کریں کہ ڈاکٹر صاحب کے مذہب کو سچے دینِ اسلام سے

کیا تعلق ہے ؟" (ص ۳۴۱)

جناب پروفیسر صاحب ، بس یا کچھ اور بھی ــــــ ؟

اتنی نہ بڑھا پاکیٔ داماں کی حکایت
دامن کو ذرا دیکھ ذرا بندِ قبا دیکھ

اور تاریخ کو یہ بھی یاد ہے کہ :

انیسویں صدی میں راہ ہجرت میں قدم کس نے رکھا ، لسانی جہاد کس نے کیا ، باطل کو کس نے للکارا ، کالے پانی کا ذائقہ کس نے چکھا ، جائدادیں کس نے ضبط کروائیں ، بیڑیاں کس کا زیور بنیں ، دار و رسن کی آزمائش سے کون دوچار ہوا اور سر کس نے کٹوایا ؟

کیا آپ نہیں جانتے کہ مولانا ولایت علی کون تھے یا مولانا عنایت علی اور یحییٰ علی کس کے قبیلہ کے فرد تھے ، علماء پٹنہ ، علماء بہار اور علماء بنگالہ کس کیلئے سرمایۂ مباہات اور کس کی کلاہ کا طرۂ افتخار تھے ، ہمارے یا آپ کے ــــــ ؟

منصفی کرنا خدا کو دیکھ کر !

"وہابی ٹرائلز" کس کے مقدمات کے مجموعہ کا نام ہے ، جس میں ایک لاکھ مقدسین کو انگریز دشمنی کی پاداش میں سولیوں پر لٹکایا گیا ــــ ؟

ــــــ اس کے برعکس تاریخ کو میر جعفروں اور میر صادقوں کے مکروہ چہرے بھی بخوبی یاد ہیں جنہوں نے سفید فام آقاؤں کے قدم مضبوط کئے ، مجاہدین کی مخبریاں کیں ، ان کے معاشرتی بائیکاٹ کئے ، مساجد کے دروازے ان پر بند کئے ، جدوجہد آزادی کی راہ میں روڑے اٹکائے ، منسوخی جہاد کے فتوے دیئے اور انگریز کے مقبوضہ ہندوستان کو دارالاسلام قرار دیا ۔

ــــــ بات لمبی ہو جائے گی ، اپنے "اعلیحضرت" کا فتویٰ " اعلام الاعلام بان ہندوستان دارالاسلام" طبع حسینی پریس دہلی کا صفحہ نمبر ۲ خود ہی ملاحظہ فرما لیجئے !

امید ہے ، آپ کی تسلی ہو گئی ہو گی اور اس کے بعد شاید آپ کو " الفتح " میں یہ لکھنے کی ضرورت پیش نہیں آئے گی کہ :

" آج ملک میں جو فساد برپا ہے وہ اسی وجہ سے ہے کہ چند مٹھی بھر لوگوں نے سوادِ اعظم کو مشرک و کافر گردانا ہے ۔ فساد کی جڑ یہ ہیں !"

اب آیئے ذرا دوسری باتوں کی طرف ــــــ لکھتے ہیں ،

"جو اعتراض" نام نہاد حضرات" عام مسلمانوں پر کرتے ہیں، وہی اعتراض آریہ سماجی اور ہندو بھی کرتے ہیں۔ مثلاً "ترجمان الحدیث" کے مضمون کا یہ جملہ " صاحبِ قبر کی بارگاہ میں نذرانے اور چڑھاوے پیش کئے جائیں، اینٹ اور پتھر کے گرد طواف ہوں؟" آریہ سماجی کہتے ہیں کہ کعبہ کا طواف بھی تو اینٹ پتھر کا ہے، حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے وسلم کے روضہ پر حاضری تو اینٹ پتھر کی ہے، صاحبِ مضمون جواب دیں، حالانکہ ہر مسلمان جانتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے روضہ پر حاضری باعثِ ثواب و برکت ہے؟"

——عجیب گنجلک عبارت ہے، اعتراض کو منسوب "نام نہاد حضرات" سے کیا جا رہا ہے، جبکہ آریہ سماجیوں کی تائید میں خود بھی ایک اعتراض جڑ دیا ہے۔

جنابِ من! کعبہ (بیت اللہ) میں اور قبروں میں جو فرق ہے، آپ اسے بھی نہیں جانتے یا معاذ اللہ اسے بھی آپ قبر ہی سمجھتے ہیں؟ —— اور پھر کعبہ کا طواف بھی اینٹ پتھر کا طواف نہیں ہے۔ آپ نے حضرت عمرؓ کا یہ قول ضرور پڑھا ہوگا جو آپؓ نے حجرِ اسود کے بارے میں فرمایا تھا کہ:

"میں جانتا ہوں تو ایک پتھر ہے جو نہ نفع دے سکتا ہے نہ نقصان، اگر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو تجھے بوسہ دیتا ہوا نہ دیکھتا تو ہرگز تجھے بوسہ نہ دیتا۔"

——اس طواف کی نسبت اللہ احکم الحاکمین کی طرف ہوتی ہے —— اس کے گھر کے دیوانہ وار چکر کاٹنا اس عزم کا اظہار ہے کہ اے اللہ تیری خاطر اپنی جان، اپنا مال غرض سب کچھ لٹا دوں گا — پھر یہ اللہ کا حکم ہے، مناسکِ حج میں سے ہے اور رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت ہے — لیکن کیا آپؐ نے کسی قبر کا طواف بھی کیا، یا نذرانے اور چڑھاوے پیش کئے ——؟

اگر بات روضۂ رسول کی حاضری کی ہے تو وہاں کتنے لوگ نذرانے اور چڑھاوے پیش کرتے ہیں؟ —— ہاں ذرا کرکے دکھائیے ——!

اس کے بعد خود ہی اعتراف بھی کرلیا ہے کہ:

"رہا قبروں کا طواف اور چڑھاوے اور نذرانے، اگر کچھ جاہل یہ کرتے ہیں تو عام مسلمان کیوں بدنام ہیں؟"

جناب! ہم بھی تو یہی کہتے ہیں پھر تکلف اور تکلیف کاہے کی! ہم کہیں تو گناہ اور آپ کہیں تو ثواب ہے

تمہاری زلف میں پہنچی تو حسن کہلائی
وہ تیرگی جو مرے نامۂ سیاہ میں تھی

اس کے بعد کہتے ہیں :

"صحابہ کی عقیدت کا بیان حدیثوں میں موجود ہے ، غور کیجیے ، نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے گرد جمع ہونا ، وضو کا پانی زمین پر نہ گرنے دینا ، ان کے موئے مبارک کو اور جسمِ اقدس سے مس ہوئے لباس کو تبرکاً رکھنا ، تھوک تک کو ہاتھوں میں لے کر منہ پر مل لینا ، یہ عقیدت نہیں تو کیا ہے ؟"

پروفیسر صاحب ! خدارا اتنا تو سوچیے کہ سرورِ دوجہاں صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ گرامی سے قبروں کو کیا نسبت ؟ اور پھر آپ کو کون بتلائے کہ نبیؐ سے عقیدت اور قبروں کی پرستش اور عرسوں کے انعقاد میں کتنا فرق ہے ؟ —— اور پھر جہاں پروفیسر صاحب نے عقیدت کا تذکرہ کیا تھا ، وہ اتنی زحمت اور گوارہ نہ کر سکتے تھے کہ کوئی ایک حوالہ قبر پرستی کا بھی دے دیتے ؟

پھر لکھتے ہیں :

"قرآن کی آیتوں اور احادیث کا اپنا من مانا مطلب بتانا ہی فتنہ پردازوں کا کام رہا ہے"

—— بیشک ، اس میں کس کافر کو شبہ ہو سکتا ہے !

اور اس کے بعد :

"ہم یہ جانتے ہیں کہ جن قوموں نے اپنے نبی کی عظمت کو گرایا اور ان کے آثار و شعار کی بے حرمتی کی ، ان کے علم کا مذاق اڑایا ، یہی قومیں برباد ہوئیں "

—— بالکل ٹھیک ہے - اس کے ساتھ ہی ذرا قرآنِ مجید کی یہ آیت بھی پڑھ ڈالئے :

"اتخذوا احبارھم ورھبانھم اربابا من دون اللہ"

کہ انہوں نے اپنے رہبان و احبار کو اللہ کے علاوہ رب بنا لیا تھا "

—— اور یہ حدیثِ رسول بھی :

"قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم لا تجعل قبری وثنا یعبد اشتد غضب اللہ علی قوم اتخذوا قبور انبیائھم مساجد"

کہ "نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ دعا فرمائی تھی کہ اے اللہ میری قبر کو بت نہ بنانا کہ اس کی پرستش کی جائے (بیشک) اللہ تعالیٰ کا غصہ اس قوم پر بھڑکتا ہے جو اپنے انبیاء کی قبروں

کو سجدہ گاہ بنا لیتی ہے۔" (موطا امام مالک عن عطاء بن یسار)

آپ نے "الفتح" میں لکھا ہے کہ:

"حضور کا یہ فرمان کہ میری قبر کو بت نہ بنانا" میں پوچھتا ہوں، کون ایسا ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی قبر پوجتا ہے، اسے اللہ سمجھ رہا ہے؟"

— جناب! جن لوگوں نے نامعلوم اور مزعوم بزرگوں کی قبروں کی پرستش کو عبادت کا درجہ دے رکھا ہے، ان سے یہ بعید تھا کہ وہ نبی مکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی قبر مطہرہ کی پرستش سے باز رہتے۔ اور پھر ظاہر ہے کہ دعا فرمانے والی شخصیت آپ سے کہیں ارفع و اعلیٰ تھی، اتنی کہ انکی بلندی و رفعت کا تصور بھی آپ نہ کر سکیں۔

آگے مزید اعتراف کرتے ہیں:

"قبروں کو پختہ بنانے کا مسئلہ ہم بھی جانتے ہیں، کوئی نہیں کہتا کہ قبر کو پختہ بنایا جائے، (اس کے باوجود بنائی جا رہی ہیں) صلحائے امت کی قبروں کی نشانی ضرور باقی رکھی جاتی ہے تاکہ عوام الناس کے دلوں میں ان کی عظمت قائم رہے اور ان کی قبروں پر ایصال ثواب کیلئے جاتے رہیں، عبرت بھی حاصل کریں اور ان کے کارناموں کو یاد کرکے اس پر عمل کرنے کی کوشش کریں، جہاں تک اونچی قبروں کے گرانے کا مسئلہ تھا وہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانے میں مسلمانوں کا نہیں تھا بلکہ مشرکوں کا تھا ——— مشرکوں کی قبروں کو گرانے کا حکم دیا گیا (ذرا حوالہ بھی دے دیجئے) عامۃ المسلمین کی قبروں کی نشانی بنانا یا انہیں پختہ کرنے کو کوئی نہیں کہتا، اب اگر کچھ لوگ ایسا کرتے ہیں تو غلط کرتے ہیں۔"

——— گویا آپ کے نزدیک دو اصول ہیں کہ مشرکوں اور عامۃ المسلمین کی قبریں اگر ..... اونچی یا پختہ ہوں تو انہیں گرا دیا جائے لیکن صلحائے امت کی قبریں اس سے مستثنیٰ ہیں ——— آپ بھول رہے ہیں یا پھر تجاہل عارفانہ سے کام لے رہے ہیں ——— ذرا مسلم کی اس حدیث پر دوبارہ نظر ڈال لیجئے:

"حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ابو الہیاج اسدی سے فرمایا کیا میں آپ کو اس کام پر نہ بھیجوں جس پر مجھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھیجا تھا؟ اور وہ کام یہ تھا کہ جو تصویر تم کو نظر آئے مٹا دو اور جو قبر اونچی ہو اسے برابر کر دو۔" (مسلم)

اور یہ حدیث بھی پڑھ لیجئے:

"عن جابر قال نھی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ان یجصص القبر وان یبنیٰ علیہ و ان یقعد علیہ" (مسلم)

——کیا ان احادیث میں واقعی دو ہی اصول بیان ہوئے ہیں یا تخصیص و استثناء سے کام لیا گیا ہے؟ اور پھر یہ بات تو انصاف سے بھی بعید ہے کہ مشرکوں کی اونچی قبریں تو گرا دی جائیں اور مسلمانوں کی اونچی قبریں برقرار رکھی جائیں یا مشرکوں کو تو اونچی قبریں بنانے کی ممانعت ہو لیکن مسلمان تین تین منزلہ تک بھی بنا سکتے ہیں۔ دراصل اس حکم کے پس منظر میں جو مقصد کارفرما ہے وہ یہ ہے کہ اونچی قبریں کہیں مرجع خلائق یا عبادت گاہیں نہ بن جائیں۔ اور یہ خدشہ تو دونوں جگہ یکساں ہے، مشرک کی قبر ہو یا غیر مشرک کی، بلکہ صالحینؒ کی اونچی اور پختہ قبروں پر یہ خطرہ زیادہ ہے۔

آگے لکھتے ہیں:

"اب ذرا ملاحظہ فرمایئے، قوالی تک شرک ہو گئی۔ اس عقل پر کتنا ماتم کیا جائے!"

جناب من، ہمیں تو اس طریقت کی حقیقت معلوم نہیں کہ قوالی کیوں کی جاتی ہے اور یہ شریعت کی کون سی قسم ہے؟ بزرگان دین کی قبروں کے گرد بیٹھ کر بھجن گانے اور ساز کے ساتھ اونچی اونچی تانیں اڑانے میں کیا مصلحت ہے؟— اس سے صاحب قبر کو خراج تحسین پیش کرنا مقصود ہوتا ہے یا کسی اور کو؟ — ہمیں تو یہ "طاؤس و رباب آخر" والی بات نظر آتی ہے — بہر حال وضاحت فرما دیں تو اس کا جواب بھی مل جائے گا!

اس کے علاوہ آپ نے ٹیلیویژن دیکھنے کی بات کی ہے تو اس سلسلے میں عرض ہے کہ ہم تو اسے دیکھنا حرام سمجھتے ہیں۔ البتہ سنا ہے کہ "علماء اہلسنت" اس میں خوب لہک لہک کر گاتے ہیں —— رقص و سرود کی محفلیں بھی کوئی اہلحدیث منعقد نہیں کرتا، ہاں آپ کے نزدیک اسے عبادت کا درجہ حاصل ہے اور ایک دنیا جانتی ہے کہ وجد و سماع کے نام سے اسے جواز کا درجہ کس نے دے رکھا ہے؟

باقی رہی غیر شرعی سرکار کی خوشامد تو اس سلسلہ میں بھی عرض ہے کہ صاحبزادہ فیض الحسن، کراچی کے سعادت علی قادری اور پنڈی کے مولوی فیضی بھی آپ کے ماتھے کا جھومر ہیں، اہلحدیث کے نہیں! الحمد للہ اہلحدیثوں میں ابھی تک کوئی آپ کے اکابر ایسا ابوالفضل اور فیضی پیدا نہیں ہوا۔ ع

پسینہ پونچھیے اپنی جبیں سے!